اما بعد رسا

بے بہار سا

لله یهدی من یشاء الی صراط مستقیم

الحمد لله که رساله

درة التحقیق

سکو مناظر بے عدیل عالم نبیل مولوی شیخ سجاد حسین صاحب بلده شہر

فارسی رساله یوحنا بنی اسرائیل سے اردو مین ترجمه کیا تہا

بعد نظر ثانی مترجم ممدوح کے فائدون سے محلی ہو کر اور

ترجمه سے بہت زیاده بعد تصحیح بکار دوباره فرمائش سے

مصنف کی تاریخ ۲۹ ماه ربیع الثانی سنه ۱۳۰۳ ہجری مطابق

ماه فروری سنه ۱۸۸۶ ع -

مقام لکھنؤ محله فرنگی محل

مطبع حسینی اثنا عشری مین سید عابد کی اہتمام سے چهپا

دفعه طبع چه سو جلد	سنه ۱۳۰۵ ہجری	قیمت فی جلد ۱

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خدایا بادشاہا بے نیازا
کریما کردگارا کارسازا

جہانکے بادشاہونکے شہنشاہ
غنی ہے حاجتونسے تیری درگاہ

غریبون کی دعا بر لانے والے
سحاب رحمتے برسانے والے

صراط مستقیم اپنی بتادے
ہدایت کر ہدایت رہ دکھا

قلوب مومنین کو دین سے بھردے
منور نور سے ایمانکے کر

مئے تحقیق کچھ اون کو پلا کر
تمیز حق و باطل تو عطا کر

چراغ معرفت کر دل مین روشن
گل ایمانسے بھردے اونکے دامن

منور ہو زمان اونکے دمک سے
معطر ہو جہان انکے مہک سے

محمد جسنے ہمکو دین بتایا
بُرے کو اور بھلے کو بے جتا

کئے ہین جسکے خاطر تونے پیدا
زمین و آسمان صحرا و دریا

اطاعت مین ہمین رکھ اوسکی ہر آن
اسی حالت مین حقّا نکلے پہر جان

ایاغ حب حیدر کو پلادے
محبت آل کی دل مین بسادے

درود اوپر سلام اوپر سلامت
الہی جب تلک آوے قیامت

اما بعد رسالہ یوحنا اوس شخص کے لئے جو تحقیق مذاہب کرے ایک نہایت
بے بہا رسالہ ہے لیکن چونکہ وہ فارسی تہا اور عام لوگ اوس سے بہرہ ور نہین
ہوسکتے تھے لہذا بنظر تسہیل **سجاد حسین** عفی اللہ بلند شہری نے
اردو مین ترجمہ کیا اور زیادتی وثوق کے لئے معتبر کتابونکے حوالے اور زیادہ کردئے
خداتعالے طالبین کو نفع دے اور مترجم کو بھی جزا اسکی عطا فرماوے آمین ثم آمین
رسالہ یوحنا شروع ہوا الحمد للہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین والصلوۃ
علی نبیہ محمد وآلہ اجمعین **یوحنا** بنی اسرائیل ذمی مصری بیان کرتا ہے کہ جب
حقتعالے نے مجھکو مقاصد دینیہ اور مطالب یقینیہ سے حصہ بخشا اور خزائن
عقلیہ اور نقلیہ کا دروازہ مجھپر کھلا تو مین ہمیشہ مذہب حق اور دین صادق کے
تلاش کرتا رہتا تھا یہانتک کہ مجھکو معلوم ہوا کہ بہت سے علما ہی دین اور
مذہبون مین حیران وسرگردان ہین چنانچہ بعضے صابیہ ہین کہ شیث پیغمبر کا
دین رکھتے ہین اور بعضے مجوسیہ ہین کہ زردشت مذہب کو حق جانتے ہین بعضے
یہودی ہین کہ ملت موسی کے تابع ہین اور بعضے نصرانی ہین کہ ملت عیسے پر قائم ہین
اور بعضے مسلمان ہین کہ محمد رسول اللہ کے مذہب پر چلتے ہین بعض بت پرست
ہین اور بعضے ستارون کو اور بعضے آگ کو پوجتی ہین بعضے کہتے ہین کہ عالم قدیم ہے
اور بعض کا قول ہے کہ طبعیین فاعل ہین اور ہر ایک ان گروہون مین سے جنکا
ذکر ہوا آپس مین اتنا اختلاف رکہتے ہین کہ شمار سے باہر ہے مین بیچارہ حیران
ہوگیا۔ لیکن مینے جد وجہد کی اور کتب سماویہ اور فلسفیہ کو پڑہا اور بہت
مطالعہ کیا پس تحقیق سے مجھکو معلوم ہوا کہ دین حضرت محمد عربی کا حق ہے اور
نہین کسی دین کو مینے اختیار کیا جب مسلمان ہوا تو چاہا کہ مسلمانونکے حالات

اور اعتقاد کے طریقے سیکھوں اور جانوں اس جہت سے سب مسلمانونکی کتابونکو
میںنے جمع کرکے مطالعہ کیا۔ اتنا اختلاف دین محمد رسول اللہ مین پایا کہ سارے
دینونکے اختلافوںسے زیادہ مشکل تھا کیونکہ مسلمانونمین بعض تو یہہ کہتے ہین کہ
صفات الہی عین ذات الوہیت کی ہین۔ اور بعض کہتے ہین کہ ذات پر زائد ہین
اور بعض کا قول ہے کہ نہ عین ذات ہین نہ غیر ذات۔ بعض کہتے ہین کہ نیک و بد سب
خدا سے ہے اور بعض کہتے ہین کہ سب بندہ سے ہے اور بعض کہتے ہین کہ خدا
تکلیف بالایطاق کرتا ہے اور بعضے اسکو محال بتاتے ہین اور کہتے ہین کہ وہ ایسے
تکلیف جسکی ہم طاقت نہ رکھہ سکین نہین کرتا۔ بعض کہتے ہین کہ کفر کا فرمین اور
فسق فاسق مین خدا ہی نے پیدا کیا۔ بعض کہتے ہین کہ کفر و فسق بندہ کے اختیار مین
ہے بعض کہتے ہین کہ جو گمراہی اور ضلالت کہ عالم مین واقع ہو رہی ہے سب
خدا کیطرف سے ہے اور بعض خدا کو اس سے پاک و پاکیزہ جانتے ہین بعضے کفر
اور فسق اور جھوٹ کو پیغمبرون پر جائز رکھتے ہین اور اسی باب مین ایک کتاب جسکا نام
تخطیة الانبیا ہے لکھی ہے اور بعض پیغمبرونکو معصوم جانتے ہین اور انہون نے بھی
ایک کتاب اس مقدمہ مین موسوم بہ تنزیہ الانبیا تصنیف کی ہے بعضے نے
بعد رسول اللہ کے ابو بکر کو خلیفہ جانا ہے اور بعض نے عباس کو مانا ہے اور
بعض علی ابن ابیطالب کو کہتے ہین بعض ابو بکر اور اوسکے پچھلونکو گمراہ جانتے ہین
بعضے علی کو پیغمبرون پر ناسزا اور برا کہتے ہین بعضے مسلمان وضو مین پیرونکو
دہوتے ہین اور بعضے مسح کرتے ہین بعضے فاتحہ مین بسم اللہ پڑہتے ہین
اور بعضے نماز مین ہاتھہ باندہتے ہین اور بعضے کھولتے ہین اور ہر ایک
ان اہل مذاہب سے اتنا اختلاف رکھتے ہین کہ بیان سے باہر ہے جب مینے

اس اختلاف کو دیکھا تو نہایت متفکر ہوا اور قریب تھا کہ مسلمانی سے پشیمان ہوجاؤن
لیکن دلمین سوچا اور کہا کہ شاید مین ہی نہ سمجھا ہون یہہ مشکلین علماء زمان سے
پوچھنی چاہئین اور اسیوجہ سے بغداد کا عازم ہوا کیونکہ وہ دار العلم تھا جب کہ مستنصریہ مین
جو کہ ایک عمدہ مدرسہ تھا پونہچا تو دیکھا کہ چارون مذہبونکے علماء وہان پر موجود ہین مین نے
اونکے درس کی مجلس مین داخل ہوا اور کہا کہ اے مسلمانو مین ایک مرد نامسلمان تھا اوراب
مسلمان ہوگیا ہون اور وضو کرکے نماز پڑہنے چاہتا ہون مگر یہہ معلوم نہین کہ کیونکر
پڑہون براے خدا مجکو تعلیم کرو کہ کیا کرنا چاہئے پس علماء امام ابی حنیفہ نے مجکو وہ
وضو اور نماز بتائی جو اونکے مذہب مین درست تہی مینے علماء شافعیہ کیطرف موںہہ کیا
اور کہا کہ کیا تم بہی اسکی اجازت دیتے ہو سو شافعی مذہب والون نے کہا کہ نہین ہم تجکو
اسطرح بتاتے ہین اور مجھکو اوس طریقہ کی نماز بتائی جو مذہب شافعی مین جائز تہے
مینے مالکی سے پوچہا کہ اے شیخ براے خدا ٹہیک بتا کہ کون سا مذہب
ان دونو مین سے حق ہے کہ جس پر عمل کرنا اولی ہے پس مالکی نے کہا کہ اے شخص مین
تیرے لئے دونو کو ناپسند کرتا ہون بہتر یہہ ہے کہ ایسا کر اور مجھکو امام مالک کے
مذہب کے راہ دکہائی مینے اسکے بعد حنبلی کیجانب موںہہ کیا اور کہا کہ بحرمت محمدؐ کے
مجکو بتاؤ کہ کونسا مذہب سچا ہے حنبلی نے کہا کہ میرا مذہب ان تینو مذہبون سے
بہتر ہے اور تجھکو یون کرنا چاہئے جب مینے یہہ باتین علماء سے سنین تو اپنی نجات سے
ناامید ہوا اور پریشانی اور حیرت نے مجھپر غلبہ کیا پس چارون مذہب کے علماء سے
متوجہ ہوکر کہا کہ تمسے توقع رکہتا ہون مجھکو یہہ بتاؤ کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم وضو اور نماز کسیطرح کرتے تہے پس ہر ایک نے چارون امام والونمین سے کہا
کہ جو کچھ ہم کرتے ہین رسولؐ اللہ بہی ایسا ہی کیا کرتے تہے مینے اون سی کہا

کہ اے عزیز عقل ہی بہت بعید ہے کہ پیغمبر خدا نے چار مذہبون پر عمل کیا ہو شافعی
فاتحہ مین بسم اللہ کو واجب جانتے ہین اور مالک مکروہ اب لازم آتا ہے کہ رسول اللہ
نے دو نقیضون پر عمل کیا ہو اور یہہ محال ہے بلکہ سب مین سے ایک حق ہوگا اور اور
باطل ہونگے قول خدا ہے کہ فماذا بعد الحق الا الضلٰل پس مجھکو امید ہے
کہ مجھے اوس مذہب کی ہدایت کرو جو رسول خدا کا تھا اسکو سنکر حنفی مذہب نے
مجھسے کہا کہ اے یوحنا اگر تو اوس مذہب کو چاہتا ہے جو قرآن اور حدیث رسول کے
موافق ہو تو وہ مذہب امام ابو حنیفہ کا ہے جو بالکل حق ہے مینے کہا کہ مین بہی یہہ
جانتا تھا لیکن جبکہ مینے کتب حنفیہ کو دیکہا تو چند چیزین اوسمین ایسی پائین کہ
عقل و نقل سے باہر تہین اوسنے پوچہا کہ وہ کون کون ہین مینے کہا کہ اول تو یہ ہے
کہ جو کوئی پیشاب کرے اور پاخانہ جاوے اور آپ کو نہ دہووے اور طہارت نکرے
اور وضو کرے اور نماز پڑہے تو وضو اور نماز اوسکی درست ہوگی **مترجم**
کہتا ہے کہ یہہ مسئلہ اہلسنت کی بہت کتابونمین مسطور ہے ازانجملہ کتاب رحمۃ للامۃ
فی اختلاف الائمہ مین بہی یون لکہا ہے قال ابو حنیفۃ فان صلّی و لم
یستنج صحت صلوتہ یعنی ابو حنیفہ کہتے ہین کہ اگر نماز پڑہ لے اور اوسنے
پیشاب پاخانہ کی طہارت نہ کی ہو تو اوسکے نماز صحیح ہے۔ اصل یہہ ہے کہ ابو حنیفہ
کے نزدیک استنجا پیشاب پاخانہ کا واجب نہین ہے چنانچہ امام رازی سے
تفسیر کبیر مین استنجا کے بارہ مین لکہا ہے و قال ابو حنیفۃ غیر واجب
بلکہ پیشاب پاخانہ کی جگہہ کی نجاست عفو ہے اور اعتبار سے ساقط اور راجب بول و براز کے
اوس مقام کا دہونا ضرور نہین فتاوے ولوالجی مین لکہا ہے و ہمّا یقو
لان ان النجاسۃ فی موضع الاستنجاء ساقط العبرۃ شرعًا

[illegible]

ففیہ

فصار کان لانجاست بدلیل انہ لا یکرہ ترکھا ولو کان لھا عبرة

یکرہ کما لو کانت فی غیر ہذا الموضع یعنی ابو حنیفہ اور ابو یوسف کہتے ہین
کہ استنجا کے مقام کی نجاست شرعًا اعتبار سے ساقط ہے پس گویا کہ یہہ گوہ اور
پیشاب نجاست نہین کیونکہ اسکا چھوڑ دینا اور نہ دہونا مکروہ نہین اور اگر کچھہ
اعتبار ہوتا تو یہہ امر مکروہ ہوتا جیسے کہ اس مقام سے الگ جگہہ پر یہہ امر مکروہ ہے
انتہے پس حضرات اہلسنت کو پاخانہ و پیشاب کی بعد پانی وغیرہ کی کچھہ ضرورت نہین
سبحان اللہ یہہ بہی وقت خوب رفع ہوے اگر زیادہ تفصیل اس مسئلہ کی دیکھنی
منظور ہو تو باب ہشتم تنزیہہ اثنا عشریہ مطالعہ کرو یوحنا کہتا ہے کہ دوسرے
ابو حنیفہ فرماتے ہین کہ کہال مرے ہوئے کتے کی دباغت کی ہوے پاک ہے اور نماز
اوسکو پہنکر پڑہ سکتے ہین اور یہہ مخالف نص کلام اللہ کے ہے اور نماز نجس
چیز مین پڑہنا نقص ہے مترجم کہتا ہے کہ اسکے مثبت بہی بہت روایتین
ہین لیکن چونکہ خوف تطویل ہے لہذا صرف ایک روایت جو بیشک کافی ہی نقل
کرتا ہون جناب مولوی شاہ عبد العزیز صاحب دہلوی تحفہ کے کید صد و سیوم مین
فرماتی ہین - اری) نزد حنیفہ نماز بر پوست مدبوغ کلب کہ رطوبت ان باستعمال
ادویہ و مصالح بالکلیہ رفتہ باشد جائز ہست پہر یوحنا نی کہا کہ ابو حنیفہ
کہتے ہین کہ اگر کوئی چور پن سے چراوے اور اون گیہون کا آٹا کرے تو اس صورت مین
گیہونکا مالک چور ہو جاوے گا اور اگر گیہون والا اسے اپنیکو چور سے طلب کرے
تو اوسکو نہ ماننا چاہیے اور اگر وہ مالک اس اٹے پر لڑے تو ظالم ٹہرے گا اور اگر
وہ مارا جاوے تو اوسکا خون مباح ہوگا اور اگر چور مارا جاوے گیہون والے کو
اوسکے خون مین پکڑ لین گے اور یہہ سب مخالف کلام اللہ کے ہے

وَلَا تَاکُلُوْا اَمْوَالَکُمْ بَیْنَکُمْ بِالْبَاطِلِ یعنی آپس مین مالونکو بے ایمانی اور باطل
طرح سے مت کہاؤ مبتدی مجتہم کہتا ہے کہ اس مسئلہ کی اصل جو یوحنا نے بیان کیا
اسی مسئلہ کے قریب قریب ہے جسکے سند اسوقت مجہے پونہچی ہے یعنی اگر ایک شخص کسیکے
چیز کو غصب کرے اور اوس شی کو اسطرح سے بدلے کہ اوسکا نام اور اکثر منافع جو
مقصود ہین دور ہو جاوین تو اوس شخص کا حق جسکا مال ہے اوس شی سے جاتا رہیگا
چنانچہ یہہ مسئلہ کتاب متفق و مفترق مین مندرج ہے کہ واختلفوا فی الغاصب
اذا غیر المغصوب عن صفتہ بحیث یزول الاسم واکثر المنافع المقصود
نحو ان غصبت شاۃ فیذبحہا ویشویہا او یطبخہا او خبط فیطیحہا
فقال ابو حنیفۃ یقطع حق المغصوب منہا بذلک پہر یوحنا نے کہا
کہ اگر چور ایک ہزار دینار ایک جگہہ سے چراوے اور دوسری جگہہ سے ہزار کے
اور چورے کرے اور دونون کو ملا کر دو ہزار کا توڑا بناوے تو اسمین ابو حنیفہ کا
یہہ قول ہے کہ یہہ سب چور کے ملک ہو جاوینگے مبتدی مجتہم کہتا ہے کہ اسکے
اصل بہی اسی مسئلہ کے قریب ہے کہ اگر کوئی شخص کچہہ مال غصب کرے اور اوس
مال مغصوب کو اور چیز مین ملاوے تو وہ سارا مال اسیکے ملک ہو جاویگا
اور جسکا مال غصب کیا ہے اوسکا اسمین کچہہ حق نہین بلکہ زکوۃ تک اسکی غاصب پر
واجب ہوگی اور داخل میراث سمجہا جائیگا چنانچہ کتاب کافی مین جو کتب معتبرہ
فقہ حنفیہ سے ہے لکہا ہے سلطان غصب مالا و غلطہ صار ملکا لہ حتی وجبت
علیہ الزکوۃ وورث علیہ پہر یوحنا نے کہا کہ اگر کوئی لواطہ کرے اور ادخال
کرے تو اوسپر ابو حنیفہ کے نزدیک حد نہوگی بلکہ تعزیر کرینگے حالانکہ رسول اللہ صلعم
فرماتے ہین کہ جو کوئی عمل قوم لوطہ کا کرے تو فاعل اور مفعول کو قتل کرنا چاہئے

مترجم کہتاہے کہ ابوحنیفہ کے نزدیک فعل لواطہ واغلام چندان خرابی
نہین رکھتا بلکہ خلاف حکم خدا ورسول ایک مقام پر تو مرتکب اغلام کو قابل تعزیر
بتلاتے ہے اور دوسرے مقام پر لواطہ کو موجب فساد حج نہین جانتا یعنی اگر کوئی شخص
حج کو جاوے اور عین حالت احرام مین اغلام کرے تو حج مین کچھ نقص نہین حالانکہ
اللواطۃ اشد من الزنا یعنی اغلام زنا سے بہت سخت ہے میرے قول کی صداقت
تفسیر نیشاپوری کرتی ہے اوسمین لکھا ہے واللواطۃ واتیان البہیمۃ فی الافساد
کالوطی فی الفرج وبہ قال احمد خلافا لابی حنیفہ فیہما انتہے یعنی لواطہ اور وطی
بہائم فاسد کرنیمین حج کے مانند وطی فرج کے ہین اور یہی مذہب احمد کا ہے
لیکن ابوحنیفہ اسکے خلاف کے قایل ہین لواطہ مین۔ یعنے ابوحنیفہ کے نزدیک
لواطہ موجب فساد حج نہین علاوہ بران روزہ مین مردے اور چوپائے سے
وطی کرنے مین بے انزال کے روزہ باطل نہین ہوتا جیساکہ شرح وقایہ اور
فتاوی قاضی خان مین مسطور ہے اور انہین ابوحنیفہ صاحب کے قول کی
مویدبہت سے بزرگان اہلسنت کے فعل بھی ہین بلکہ ان امام صاحب کے
قول سے تو تعزیر بھی نکلتی ہے یہہ صاحب جنکا ذکر ہوگا بے کھٹکے یہہ مسئلہ
اپنے عمل مین رکھتے تھے اور تعزیر کیا کبھی کراہت بھی بیان نہ کی اور خوب
اطمینان سے فعل لواطہ خود بھی کرتے تھے اور اوروں سے بھی کراتے تھے
اگرسب کی فہرست کہی جاوے تو اوراق بہت ہوجاوینگے مگر بنابر تنشیط
خواطر ناظرین دوایک نامونپر اختصار کیا قاضی القضاۃ علامہ یحیے بن اکثم
کی تعریف بڑی بڑی معتبر کتابین باواز بلند پڑہ رہی ہین یافعی کے
مراۃ الجنان اور ابن خلکان کی وفیات الاعیان۔ ذہبی کے میزان الاعتدال

وغیرہ وغیرہ باتفاق کہتے ہین کہ یحیی بن اکثم کان فقیہا بارعا عالما بصیرا
بالاحکام سالما من انتحال البدعۃ احد اعلام الدنیا واسع العلم بالفقہ کثیر
الادب قاضی القضاۃ پس ایسا مقدس یکتاے روزگار اسقدر امرد پرستے
مین مشغوف تہا کہ اندازہ بیان سے باہر ہے حتی کہ یہہ فعل کرتے کرتے اسقدر
جرات ہو گئے تہی کہ ایک روز کچہری مین اپنے کاتب کا جو خوش وضع اور شکیل
جمیل لڑکا تہا خسارہ توڑ لیا جب مامون رشید کو انکے اغلام ولواطت کے
متواتر خبر پونہچی تو اوسنے انکا امتحان کیا آخر کو وہ خبر مشہور درست معلوم ہوئے
اور یحیے کے سامنے ہی مامون نے وہ شعر ابی حلیمہ کے جو کتاب اغانی وغیرہ مین
مذکور ہے پڑہے اون اشعار کا مصرع اخیر یہہ ہے سہ وقاضی قضاۃ المسلمین
اور قاضی القضاۃ مسلمانونکا لواطہ کرتا ہے ۱۲
بلوط جن کتابونمین ان حضرت کی تعریف لکہی ہے اونہین مین یہہ حال سبہی
مسطور ہے دوسرے قاضی عبداللہ بن مبارک ہین جو باعلان تمام کہلے خزانے
اغلام کراتے تہے چنانچہ محاضرات راغب اصفہانی مین مذکور ہے کہ جب ناصر
طبرستانکا والی ہوا تو اوسنے عبداللہ بن مبارک کو جسے منسوب بعلت ابنہ
کرتے تہے قاضی بنایا قاضی صاحب نے خود ناصر سے کہدیا کہ اے امیر المومنین
مجہکو کچہہ مضبوط جوانون اور پٹہون کے ضرورت ہے وہ مجہے ایک قسم کے مدد دیتے
ہین ناصر نے جواب دیا کہ ہان ہان مجہکو معلوم ہے انتہے یہہ افعال جو ان
لوگونمین تہے حضرات اہلسنت کو معیوب نہ سمجہنے چاہین کیونکہ اول تو ان قاضی
صاحبونکے فتوی کا حال معلوم نہین کیا تعجب ہے جو جواز ثابت کر لیا ہو
سے خطائے بزرگان گرفتن خطاست دوسرے جب تتبع کتب و اثار کیا جاتا
ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ لواطہ کرنا ایک بڑی عمدہ عادت اور نہایت

اچھا طریقہ بزرگون اور پیرون کا ہے عبدالوہاب شعرانی نے لواقح الانوار مین بہت سے اکابر کا ذکر کیا ہے چنانچہ ایک تو شیخ علے ابوخودہ ہی ہین جو باعلان تمام کہلم کہلا لواطہ کرتے تہے بلکہ شعرانی لکہتا ہے کہ شیخ ابوخودہ اپنے غلامونکو حکم دیتا تہا کہ لوگون سے خوب کہو کہ شیخ ہمارے ساتہہ لواطہ کرتا ہے اور کرامت یہہ تہی کہ اگر کوئی اس امر کا انکار کرتا تہا تو وہ مرجاتا تہا اور ایک انہین ابوخودہ صاحب کی یہہ کرامت تہے کہ جہان کہین کسی عورت یا کسی بے ریشہ لڑکے کو ملاحظہ فرماتے تہے فورًا اپنا دست مبارک اونکے مقام مخصوص پر پوہنچاتے تہے چاہے وہ عورت کیسے امیر کی ہو اور جو اسبات کا بہی انکار کرتا تہا وہ لقمہ موت ہوتا تہا انہین کی کرامات مین یہہ ہے شعرانی نے لکہا ہے کہ ابوخودہ ایک روز اپنے کسی دوست کے گہر گئے دیکہا کہ وہ تو نہین گیا ہے مگر اوسکی زوجہ موجود ہے یہہ اوسکے گہر مین داخل ہوگئے اتنے مین وہ شخص بہی آگیا دیکہتا کیا ہے کہ پیرو مرشد اوسکی زوجہ کے بوسے لے رہے ہین وہ اسکو دیکہکر گہر سے پہرا اور لوگونسے اسکا تذکرہ کیا شیخ نے یہہ حال معلوم کرکے اوسکے لئے بددعا کی وہ شخص فورًا مرگیا اور اسی کتاب مین اور پیرونکی بہی بہت کرامتین مذکور ہین از انجملہ شیخ محمد بوصیری کی کرامت مین لکہا ہے جسکا خلاصہ یہہ ہے کہ ان ولی اللہ کے علاوہ ظاہری مددون کے ڈہکے چہپے اور اندرونی مدد یہہ تہی کہ اگر کوئی مخنث جسکو لوگون کی زیر مشق ہونے کی عادت پڑگئی ہوتی تہی ان بزرگوار کے پاس ہوکر نکلتا تہا تو فرماتی تہے بچا یہان آ اور پاس بلا کر اپنے دست اقدس سے اوسکے مقام مخصوص کو سہلا دیتے تہے وہ سہلانا اور اودہر اوس مخنث کا توبہ کرنا پہر تو کبہی اس کام کے طرف پیٹہ بہی نہ کرتا تہا اور اگر کوئی علت ابنہ مین مبتلا ہوتا تہا

تو وہ بہی اسی علاج سے شفا پاتا تہا اور اسی طرح اگر اونکے پاس کوئی حرام کار عورت نکلتی تہی یا کوئی بے ریشہ لڑکا امرد جسپر لوگ گرے ہی پڑتے تہے نکلتا تہا تو کبہی کبہی تو یہی علاج فرماتے تہے یعنی اوس عورت کے مقام خاص کو ہاتہہ سے سہلاتے تہے اور اوس مردکے موقع مرض پر دست کرامت پرست پہونچاتے تہے اور کبہی کبہی چوم بہی لیا کرتے تہے پہر نہ تو وہ عورت کسی سے زنا کراتی تہی اور نہ پہر اوس امرد کا کوئی نظارہ بنظر شہوت ڈاڑہی نکلنے تک کرتا تہا اسکے بعد اور کرامتین انکی اور اونکی ذکر کی ہین هذا ما انتخبنا من استقصاء الافحام سبحان اللہ کرامت ہو تو ایسی ہو صرف ہاتہہ کے لگانے سے شفا کا حاصل ہونا لکہا ہے باوجودیکہ ہاتہہ کو اوس مقام سے کچہہ مناسب نہین اگر کسی عضو مناسب کو موقع مرض تک پہونچا دیتے تو جانے کیا کیا کل کہلتے او غنچے چٹکتے اور کیا کیا کرامتین ظاہر ہوتین اور یہہ لوگ عبد اللہ بن مبارک و یحیے بن اکثم کیوقت مین ہوتے تو خوب معالجہ فرماتے بعض علماء اہلسنت نے یہہ بہی تصریح کی ہے کہ ایسی امور سے کچہہ نفس انسان مین خرابی واقع نہین ہوتے چنانچہ وہ حکایت مستغنی دلچسپ ہے جسے جناب علیین مکان نے حدیقہ سلطانیہ مین مقدس اردبیلی سے نقل کیا ہے اور جناب تاج العلما مجتہد العصر سید علی محمد صاحب دام ظلہ نے مواعظ جونپوریہ مین اس طرح ترجمہ فرمایا ہے کہ علمائے اہلسنت مین سے فاضل میرزا جان شہر بخارا مین وارد ہوا اور سب روز درس و تدریس مین مصروف ہوا پس بعد چندے چند خیرخواہ شاگردون نے بطور کنایہ اونہین بتایا کہ فرزند دلبند کو انکے چند اوباش باغی یاغو نمین لیجاتے ہین گلگشت چمن مین گلستان و بوستان کا سبق اونہین پڑہاتے ہین بطور خود فاعل و مفعول کے صیغہ بتاتے ہین کہیہ ابواب ثلاثی

مجردکا حال آپ و تاب یافت فرماتے ہین بقول شخصے ع مَرَرْتُ عَلَی الطِّفْلِ یَدَّنِعُ
جَمَالُہُ * یُطَالِعُ شَرْقًا وَالْکَرَارِیْسُ فِیْ یَدِہٖ * فَقُلْتُ لَہٗ لَا زَالَ عِلْمُکَ زَائِدًا
اَیْنَ لِیْ بَابًا لِلصَّلَاۃِ فِی الْمُجَرَّدِ * گرد اوس سرو قد کے حلقہ زن بلبلون کیطرح
الیس مین بجتے الگتے ہین سنت عمری پر ایسے قایم ہین کہ تلاوت قَدْ اَفْلَحَ سے
کبہی نہین بہٹکتے ہین جب کئی بار اونہون نے بتکرار بیان کیا تو فاضل میرزا جان
نے کہا کہ یہہ معنی تو مین سمجہتا نہین صاف صاف مجہہ سے کہو اونہون نے کہا
کہ حیا نے شانی سنگ راہ ہوتی تو ہم تفضیح کی تصریح کردیتے اب خلاصہ یہہ ہے
کہ آپکے غفلت کی بدولت صاحب زادۂ بلند اقبال پر بچارا کا شہدا ہوگیا
اونہون نے کہا کہ بس اتنی ہی سی بات پر میرا ناطقہ بند کرتے ہو نہ پیر شو نیا موزند
سے برین عقل و دانش بباید گریست تمہین اتنی بہی سمجہہ نہین کہ اگر یہہ
صحیح بہی ہو تو یہہ خارج از مبحث باتین ہین اوسکے نفس ناطقہ کو اس سے
کیا ضرر ہے فقط خلاصہ یہہ ہے کہ ایسے امور اہلسنت مین کچہہ قباحت نہین رکہتے
بلکہ سنت سلف صالح ہین جب کتب سیر و اخلاق کو دیکہا جاتا ہے تو معلوم
ہوتا ہے کہ اساطین دین اہلسنت مین یہہ خوبیان پائی جاتی ہین ۔ جناب خلیفہ
ثانی کے نسبت علامہ سیوطی نے حاشیہ قاموس مین بہی نسبت جسکا
ذکر ہو رہا ہے بتائی ہے بلکہ کتب بینی سے معلوم ہوتا ہے کہ جناب خلافت کا
مقام براز اسقدر فراخ ہوگیا تہا کہ بیٹہنے مین خوف خروج نجاست وغیرہ تہا
چنانچہ اسی خوف سے کہڑے ہوکر پیشاب کیا کرتے تہے اور ہمیشہ البول
قائمًا احصن للدبر فرماتے تہے جیسا کہ شرح مصابیح وغیرہ مین ہے
قصہ ہار دیگر یوحنا نے کہا کہ ابوحنیفہ اسکا قایل ہے کہ اگر مسلمان

جہود یکو مار ڈالی تو مسلمان کو اوسکے خون کے عوض مار ڈالینگے اور یہہ بہی
خلاف قرآن کے ہے وَلَن یَّجعَلَ اللّٰہُ لِلکَافِرِینَ عَلَی المُؤمِنِینَ سَبِیلًا یعنے
خداوند عالم ہرگز کافرونکی راہ مومنون پر نہین فرماتا اور یوحنّا نے کہا کہ ابو حنیفہ
کہتا ہے جب کوئی اپنی مان اور خواہر سے عقد کرے اور جانکر مانسے صحبت کرے
تو حد اوسپر نہوگی کیونکہ یہہ عقد شبہہ کا ہے اور یہہ بہی خلاف قرآن ہے کہ اَلزَّانِی
وَالزَّانِیَۃُ فَاجلِدُوا کُلَّ وَاحِدٍ مِّنهُمَا مِائَۃَ جَلدَۃٍ یعنے زانی اور زانیہ مین سے ہر ایک کے
سو کوڑے مارنے چاہئین مترجم کہتا ہے کہ تفسیر کبیر فخر رازی مین زیر تفسیر
آیہ حُرِّمَت عَلَیکُم اُمَّہَاتُکُم لکہا ہے کہ مسئلہ ثالثہ یہہ ہے ابو حنیفہ نے کہا ہے کہ جب
کوئی شخص اپنی مان سے تزویج کرے اور دخول بہی - تو اوسپر حد لازم نہین ہے
اور شافعی کہتا ہے کہ حد اوسپر لازم ہے - پہر یوحنّا نے کہا کہ ابو حنیفہ کہتا ہے
جب چار گواہ زید پر زنا کی گواہی دین پس اگر زید اونکی تصدیق کرے تو حد ساقط
ہوگی اور اگر تکذیب کرے اور اون گواہون کو جہوٹا بتلاوے تو حد لازم ہوگی
اور یوحنّا نے کہا کہ ابو حنیفہ کہتا ہے جائز ہے کہ قاضی فاسق ہووے اور اگر
وہ خطا بہی کرے اور خلاف حکم خدا اور حکم رسول حکم کرے تو اوسکو باطل نکرین
گے مترجم کہتا ہے کہ قاضی کا فاسق ہونا کجا اہلسنت مین تو امام زمانہ
اور خلیفہ رسول کا فاسق ہونا جائز ہے اور جائز ہونا کیسا خود خلفا فاسق تہے
ابن حجر عسقلانی نے فتح الباری مین بشرح حدیث ابن عمر لکہا ہے کہ فسق کے
سبب سے امام کی اطاعت جاتی نہین رہتی انتہے بلکہ فسق تو ایک امر بعد اسلام
و ایمان ہے یہہ حضرات تو خلیفہ مین اسلام کو بہی شرط نہین جانتے جیسا کہ
جامع الرموز شمس الدین قہستانی مین ہے اور اس مسئلہ کے کچہہ تفصیل

خلیفہ رسول اہلسنت
فسق خلفا بقول عسقلانی

باسکی

ہمنے رسالہ رجم معقول مین لکہی ہے اور قاضی اور امام و خلیفہ کا فاسق ہونا درکنار
اہلسنت تو نبیون کو گناہ کبائر کا مرتکب بتاتے ہین پہر قاضی کو فاسق جاننا اور
اوسکے حکم کی اتباع واجب ہونیکا کیا تعجب ہے انبیا کی اطاعت تو ہر فعل و قول کے
واجب ہینی سے اور اگر ابن فورک کی سنو تو یون ہی رہ جاؤ یہہ صاحب فرماتے ہین
کہ نبی سکے لئے اسلام ضروری نہین کافر اگر خوش آواز ہو اور اچہا لب و لہجہ رکہتا ہو
تو وہ بہی نبی ہو سکتا ہے کیونکہ تبلیغ احکام مین اونہی بکار آمد ہے پہر **یوحنا**
نے کہا کہ ابو حنیفہ کہتا ہے کہ اگر زید جہوٹا دعوی کرے اور کہے کہ فلان عورت
میری ہے اور فلان کی نہین ہے اور دو گواہ جہوٹے قاضی کے پاس لاوے قاضی
بحسب ظاہر حکم کرے گا کہ اوسکے شوہر نے اوس سے زنا کیا اور یہہ عورت جہوٹے
گواہی سے اس زید پر ظاہر و باطن مین حلال ہو جاوے گی اور پہلے شوہر پر
جسکے گہر مین تہی ظاہر و باطن مین حرام۔ اور اسیطرح سے اگر کوئی عورت
دعوی کرے کہ اوسکو اوسکے شوہر نے طلاق دیدی ہے اور گواہ لاوے
تو قاضی حسب ظاہر حکم کرے گا کہ بتحقیق طلاق ہو گئی اور شوہر پر حرام ہو گی اور
سب ہون پر حلال اور گواہون پر بہی حلال ہو جاویگی اگرچہ عمداً جہوٹی گواہی
دے ہو اور یہہ مخالف نقل و عقل کے ہے **یوحنا** کہتا ہے کہ جب مینے
یہہ باتین اونسے کہین تو دانشمند جاہل مجہسے بدظن ہو گئے اور کہا یہہ باتین
اور اعتراض اہل بدعت کی ہین امام ابو حنیفہ مجتہد تہا اور اگر مجتہد خطا
کرے تو ایک اجر ہو گا اور اگر صواب کرے تو اوسکو دو اجر ہونگے **یوحنا**
نے کہا کہ اگر رافضی کہین کہ ہمنے اجتہاد لڑائی مین تین بار کیا پس اگر ہمنے
خطا کی ہو گی تو ہمکو ایک اجر ملے گا اور اگر صواب تو دو اجر پس اوسکا جواب

کیا ہووی کا جب ایسی باتین پیش ائین تو اطراف و جوانب سے اواز بلند ہوے
اور بیچ سے ایک عالم شافعی نے کہا کہ اے یوحنا اگر مذہب حق کو چاہتا ہے
جو موافق کلام خدا اور حدیث رسول اللہ کے ہو تو مذہب شافعی کا اختیار کر
جبکہ حنفی مذہب نے یہہ سنا تو پیچ و تاب کہا یا اور اوس سے تحمل نہ ہو سکا اور کہا
کہ اے سافعی مذہب والے تیرا امام کیا تحقیق رکہتا ہے اول تو یہہ ہے کہ وہ
کہتا ہے کہ اگر کوئی کسی عورت سے زنا کرے اور اوس سے دختر پیدا ہووے
تو اس مذہب مین جائز ہے کہ اوس لڑکی سے نکاح کرلے اور وطی کرے
وہ اوسکو حلال ہوگی بلکہ ممکن ہے کہ اپنے بہنون سے جو زنا سے ہون اگرچہ
مادری اور پدری ہون عقد کرے مبترجم کہتا ہے کہ یہہ مسئلہ
شرح وقایہ مین موجود ہے پس اوس حنفی عالم نے کہا کہ اے شافعی تجہکو
شرم نہین آتی کہ اوس مذہب کو جو مانند کفر کے مذہب کے ہے مذہب امام اعظم
سے بہتر جانتا ہے پس شافعی نے کہا کہ اے حنفی تجہکو شرم کرنی چاہیے
کیونکہ تیرا ابو حنیفہ دو مسئلے رکہتا ہے جو کسی نقل او عقل اور مذہب و ملت کے
نزدیک روا نہین ایک تو یہہ ہے کہ وہ کہتا ہے اگر کسی نے اپنی باکرہ بیٹی کو
ہندوستان مین ایک شخص کو دیا اور وہ لڑکی روم مین تہی اور مرد بعد مدت
ہندوستان سے روم مین آیا تو کیا دیکہتا ہے کہ یہہ عورت جو باکرہ اوسکے
زوجہ تہی چند لڑکے بچے آگے اور پیٹ مین رکہتی ہے اب یہہ بیچارہ مظلوم
کہتا ہے کہ اس دختر کو جب باکرہ تہے مینے ہندوستان مین خواستگاری
کی تہی اور ہرگز مینے اوسکو نہین دیکہا ہے اور رہا تہہ تک اوسکے قریب
نہین پونہچا یا یہہ معاملہ عجیب ہے تو اوس وقت مین حضرت ابو حنیفہ فرماتے ہین

کہ وہ فرزند بھی حیران اور مظلوم کے ہین کیونکہ ممکن ہے کہ شاید فرشتگان نقال نے
تیری آب منی کو بوقت احتلام لاکر اس عورت کے شکم مین رکھدیا ہوا اور اوسی نطفہ
سے یہہ فرزند پیدا ہوئی ہون مترجم کہتا ہے کہ ایسے مسائل تفسیر کبیر امین
مندرج ہین مرزا فصیح نے کیا خوب فرمایا ہے ؎ ذرا انصاف کرای مرد سادہ
قباحت اسمین کیا ہوگی زیادہ ٭ ملائک مرد زن بالاصالت ٭ مگر شیطان نے
کی ہوگی نیابت ٭ و یا نطفہ وہ کرتا ہوگی ہُنڈی ٭ وصول اسجا پہ کرتی ہوگی رنڈی
اور وہ کہتا ہے دوسرا یہہ ہے جب ایک عورت کا شوہر غائب ہوگیا ہوا اور مدت
گذر گئی ہوا اور اوس عورت سے کہین کہ تیرا شوہر مرگیا تو عدہ وفات کا رکھہ اور
بعد اوسکے دوسرے مرد نے اوس سے عقد کیا ہوا اور اوس مرد سے فرزند حاصل ہووین
اور اوسکے بعد یہہ دوسرا شوہر غائب ہوجاوے اور وہی پہلا شوہر جو غائب تہا
موجود ہووے تو یہہ سب لڑکے بچے اسی شوہر اوّل کے ہونگے اور اوسکی میراث
لینگے اور وہ اونکی میراث لے سکیگا اور اسمین شرع ہر دوسرے کو جو باپ ان لڑکونکا ہے
بظاہر ان فرزندون مین کچھہ حق نہ ہے کا یوحنا نے کہا کہ جب شافعی مذہب نے
یہہ باتین ابی حنیفہ کی بیان کین تو حنفیہ اور شافعیہ مین خصومت چہکی اور لڑائی
اور گالی گلوچ تک نوبت پہونچی مینے کہا کہ اے عزیزو باللہ العظیم مین دونو مذہبونسے
بیزار ہوا اور اب مین کسیکو نہین پسند کرتا ہون تم آپس مین جنگ و جدل نہ کرو
پس مالکی مذہب نے میرے طرف توجہ کی اور کہا کہ اے یوحنا ابو حنیفہ اور
شافعی جو کچھہ کہتے ہین بقیاس کہتے ہین امام مالک نے اپنے مذہب کو نص اور
روایتون سے ثابت کیا ہے پس اگر اس مذہب کو تو اختیار کرے گا تو حق پر ثابت
رہے گا جب مالکی نے یہہ بات کہی حنفی اوسکا معارض ہوا اور کہا کہ اگرچہ

مالک اجتہاد وقیاس سے نہین کرتا ہے لیکن اوسکے مذہب مین بہت ایسی چیزین
ہین جو مخالف قرآن اور حدیث کے ہین جیسے کتے کے پلے جنکی آنکھین نہو
کہاتے ہین اور وطی حرام کو حلال جانتے ہین اعوذ باللہ کو نماز مین منع کرتے ہین
بسم اللہ کو فاتحہ مین مکروہ جانتے ہین اور تشہد آخر کو نماز مین واجب نہین
مانتے ہین صلوۃ کو بہی تشہد مین واجب نہین کہتے اور یہہ سب مخالف کتاب خدا
اور سنت رسول اللہ کے ہے **مبرجم** کہتا ہے کہ کتے کا حلال ہونا امام مالک کے
نزدیک غنیہ مین شیخ گیلانی کے مثبوت ہے اور ایک کتا کیا کیکڑا اور مینڈک
اور سانپ اور کچھوا اور گہڑیال اور سئور وغیرہ مالک کے نزدیک سب حلال ہین
پر کتے اور سور مین بعض کتب مین یہہ شرط لگی ہوی ہے کہ دریای ہون چنانچہ
کتاب رحمۃ للامۃ فی اختلاف الائمہ مین لکہا ہے قال مالک یوکل السمک
وغیرہ حتی السرطان والضفدع وکلب الماء وخنزیرہ لکنہ کرہ الخنزیر یعنے
امام مالک کہتے ہین کہ مچھلے اور جو کچھ دریا مین ہے سب کہاو حتے کہ کیکڑا اور مینڈک
اور دریای کتا اور سور لیکن سور مین کراہت ہے انتہے اور امام مالک کچھ تنہا اسکے
کہانیکو نہین کہتے امام احمد صاحب بہی یہی فرماتے ہین چنانچہ اسی کتاب مین
اسی عبارت کے بعد لکہا ہے وقال احمد یوکل ما فی البحر الا التمساح والضفدع والکوسج
یعنے احمد کہتا ہے کہ جو دریا مین ہے سب کہاو مگر تمساح وضفدع وکوسج انتہے
کاتب حروف عرض کرتا ہے کہ وہ جو مینڈک کا آچار مشہور ہے وہ بنا برمذہب
اہلسنت کے کہانا درست ہے بلکہ کیا تعجب ہے جو یہہ اچار انہین صاحبون سے
ایجاد ہوا ہو خیر مبارک باشد اور چونکہ کتے کا گوشت کہانا امام مالک کے نزدیک
جائز ہے تو اسیو جہ سے کتا پاک بہی ہے اور اگر کسی برتن کو وہ چاٹ جاوے

تو اوسکو دہونا کچھ ضرور نہین چنانچہ کتاب رحمۃ للامۃ فی اختلاف الائمہ مین احکام کے
بارہ مین لکھا ہے قال مالک و ہو طاہر لاینجس ما وقع فیہ یعنی مالک کہتا ہے کہ کتا
پاک ہے وہ چیز نجس نہین ہوتی جسکو وہ جائے بلکہ اہلسنت نے اسکی بہی تصریح کی ہے
کہ سور اور کتے کا جہوٹا امام مالک کے نزدیک طاہر ہے جیساکہ شرح منظومہ مین لکھا ہے
سور الخنزیر طاہر وطہور عند مالک لانہ لم تتغیر بلعابہ احد اوصاف الماء وفی سور الکلب
قال ایضا بہذا وقیل لانہ من الطوافین علینا کالہرۃ وقیل لان لحمہ ماکول عندہ
مطلب اس عبارت کا یہہ ہے کہ جہوٹنے اور مس کی ہوئی چیز سور کی پاک
پاکیزہ ہے امام مالک کے نزدیک کیونکہ سور کے جہوٹنے ہونے سے کوئی وصف
پانیکا بسبب اوسکے لعاب کے متغیر نہین ہوا اور کتے کے جہوٹنے مین بہی یہی کہا ہے
اور اس پاک ہونیکی یہہ بہی دلیل بیان کرتے ہین کہ یہہ جانور ہر وقت پہرتے
رہتے ہین جیسے بلی اور انسے بچنا مشکل ہے اور یہہ بہی دلیل بیان کی گئی ہے
ہ سور اور کتے کا جہوٹا اسواسطے پاک ہے کہ انکا گوشت امام مالک کے نزدیک کہایا جاتا ہے
نتیہے اور جب سور اور کتا اگرچہ آبی ہی ہی امام مالک کے نزدیک پاک ہے تو سور اور کتے کا
وہ اور پیشاب بہی پاک ہے کیونکہ ماکول اللحم کا یعنے جسکا گوشت کہانا حلال ہو گوہ
ور پیشاب طاہر ہے بلکہ فاضل اجل نور الدین ابی الحسن شاذلی کہ فضلائے وعرفائے
عتبرین اہلسنت سے ہین شرح مقدمہ عزیہ فی فقہ المالکیہ مین بیان فرماتے ہین
ن مباح الاکل طاہر وکذا بولہ یعنی جسکا کہانا مباح ہے اوسکا ودہ بہی مباح ہے
ر علی ہذا پیشاب سبحان اللہ گوہ در گوہ کتے کا گوہ سنا کرتے تھے مگر امام
سنت کے نزدیک وہ پاک نکلا خلاصہ کلام یہہ ہے کہ امام مالک کے نزدیک
ا اور سور حلال ہین اور پاک بلکہ انکا دودہ بہی مباح ہے اکل دودہ انکا

پیشاب ور پاخانہ بھی طاہر تفصیل اس مسئلہ کی نزدیک اثنا عشریہ مین موجود ہے
باقی رہا وطی حرام کا حلال ہونا سو اظہر من الشمس ہے کہ امام مالک کے نزدیک مالک
اپنی مملوک سے لواطہ کر سکتا ہے چنانچہ علمانے اسکو لکھا ہے حتی کہ ملا جامی بھی
کتاب بہارستان مین رقم کرتے ہین ع ابروے غلام خویش مبرد دفتر بدنام
خویش مدہ خواہی زد بگفتہ مالک ۔ لوطہ در وطہ چین مالک ہ اور عورت سے
بھی وطی فی الدبر امام مالک کے ہان جائز ہے جیسا قسطلانی شارح صحیح بخاری نے
لکھا ہے کہ ابو بکر جصاص نے احکام قران مین لکھا ہے کہ مشہور مالک سے اباحت اس
فعل کی ہے ۔ اور باقی چیزون کا تو حال ظاہری ہے کہ اونکے ترک مین ظاہرا
کچھہ خرابی نہین جب ایسے سخت امور جائز ثابت ہو گئے تو انکا ثابت کرنا بعید
معلوم ہوتا ہے الغرض جب مالکی مذہب نے اس گفتگو کو سنا تو قہر مین آیا اور کہا
اگرچہ یہہ امر مذہب مالک مین ہے لیکن ابو حنیفہ نے اس سے عجیب تر اور غریب تر
کہا ہے کہ غسل جنابت بے نیت کرے اور وضو بھی بے نیت بجا لاوے اور
نجاست کو آدمی کے سجدہ مین پیشانی پر رکہے اور سورہ فاتحہ کو فارسی مین
پڑھے اور بعد فاتحہ کے آمین کہے اور بقدر دم مارنیکے سر سجدہ سے اوٹھاوے
اور سلام سے پہلے گوز مارے پس اگر اسکو عمدا کیا ہو نماز درست ہے اور اگر خطا سے
رہا ہو گیا ہو تو نماز باطل ہے اور جو اس قسم کی پرستش کو خدا کے لئے جائز رکہے
وہ بالکل بے تحقیق ہو گا مبتدم کہتا ہے کہ حضرت ابو حنیفہ کے مسائل
اس قسم کے عجیب وغریب ہین کہ ہرگز عقل ونقل سے مطابق نہین ہوسکتے
سب کے تفصیل بیان کرنے مین ایک دفتر کے ضرورت ہے اور اگر کچھہ شوق ہے
تو لا اقل مشتاق مطاعن ابو حنیفہ کو استقصار الافحام جلد اول مین ملاحظہ کرے

شارح خلاصہ گیلانی لکھتا ہے کہ ابی حنیفہ کے نزدیک موضع نجس پر نماز مین سجدہ جائز ہے جناب رسالت مآب کے نسبت بھی ایسی روایتین حضرت اہلسنت لکھتے ہین چنانچہ شرح جامع صغیر مین لکھا ہے عائشہ سے کہ حضرت وہان نماز پڑہ لیتے تھے جہان حسن و حسین پیشاب کرتے تھے اس مقام پر ایک مناظرہ کشف حالات مسائل ابی حنیفہ کے کافی سمجھکر درج تحریر ہوتا ہے حیوۃ الحیوان مین لغت قمری کے درمیان امام الحرمین عبد الملک بن شیخ ابو محمد عبد اللہ جوینی سے روایت کی ہے کہ سلطان محمود بن سبکتگین حنفی مذہب تہا اور علم حدیث کا شائق تہا اوسکے آگے حدیث سنائی جایا کرتی تہی اور وہ اوسکے معنی پوچہا کرتا تہا پس اکثر حدیث کو وہ موافق امام شافعی کے پاتا تہا۔ سو اوسنے دونو مذہبون کے فقہاء کو جمع کر کے التماس کیا کہ انمین سے کسکو ترجیح ہے فقہاء مین اس امر پر اتفاق ہوا کہ بادشاہ کے آگے دو رکعتین موافق مذہب شافعی کے اور دو رکعتین موافق مذہب ابی حنیفہ کی پڑہنے چاہین تاکہ اوسکو حال معلوم ہو جاوے اور جسکو پسند کرے اچہا سمجہے۔ پس قفال مروزی نے نماز کو طہارت اور سب شرطون کے ساتھہ ادا کیا اور اچھی طرح سے قبلہ رخ ہوکر ارکان اور مسنونات اور باقی آداب بجالایا اور یہہ ایسی نماز تہی کہ شافعی اسکے سوا کو درست نہین جانتا تہا۔ پہر دو رکعتین موافق تجویز ابی حنیفہ کے پڑہین پس کتے کی کہال دباغت شدہ کو پہن لیا اور چوتہائی کو نجاست سے لتہیڑا اور تمر کی شراب سے وضو کیا اور چونکہ یہہ معاملہ موسم گرما مین ہوا تہا اور سب مکہیان اور مچہر وغیرہ جمع ہو گئے وضو بہی اوسکا اولٹا پلٹا تہا پہر قبلہ رو ہوا اور تکبیر احرام بغیر نیت کے وضو مین کہی اور فارسی مین تکبیر کہی پہر دو برگ سبز کہکر سر کو جلد جلد بغیر فاصلہ و طمانیت کے

مثل مرغ کی چونچ کے مارنے لگا اور تشہد پڑہا اور آخر نماز مین بغیر نیت سلام کے
گوز مارا اور کہا کہ اے بادشاہ یہہ نماز ابوحنیفہ کی ہے بادشاہ نے کہا کہ اگر
یہہ نماز ابوحنیفہ کی ہووی تو تجھکو قتل کرڈالونگا کیونکہ ایسی نماز کو تو کوئے
دین والا نہین جائز رکہیگا۔ اور حنفی لوگون نے بہے انکار کیا اور کہا کہ یہہ نماز
ابی حنیفہ کے نزدیک جائز نہین ہے قفال نے ابوحنیفہ کی کتابین منگائین بادشاہ نے
حاضر کرنیکا حکم دیا اور ایک نصرانی کو فرمایا کہ دونو مذہبونکی کتابین پڑہے پس وہ نماز
جو قفال نے پڑہی تہی ابوحنیفہ کے نزدیک جائز نکلی بادشاہ نے حنفی ہونے سے
اعراض کیا اور شافعی ہوگیا اسی حکایت کو امام یافعی نے مراۃ الجنان اور ابن
خلکان نے وفیات الاعیان مین بیان کیا ہے الحاصل یوحنا نے کہا
کہ حنفی اور مالکی مین لڑائی شروع ہوے یہانتک کہ حاضران مجلس دونو سے
بیزار ہوگئے پس حنبلی نے موہنہ طرف میرے کیا اور کہا کہ اے یوحنا
تو ملول مت ہو اور غم مت کہا کہ مین تجھکو اوس مذہب کے رہنمائی کرتا ہون
جو نہایت پاک و رغایت پاکیزہ ہے اور وہ مذہب احمد حنبل کا ہے جب مالکی نے
اسکو سنا غصہ مین آکر کہا کہ امام تیرا شاگرد شافعی کا ہے اور امام شافعی
شاگرد امام مالک کا تہا پس کب ہو سکتا ہے کہ تو مذہب احمد حنبل کو ہماری مذہب پر
غالب کرے باوجودیکہ تیرے امام نے چند جگہہ خطائین کی ہین ایک یہہ کہ وہ
کہتا ہے کہ خدائتعالے جسم ہے اور عرش پر بیٹہا ہے اور عرش سے چار انگشت
بلند ہے اور خدائتعالے ہر جمعہ کی شب کو مسجد ونکے کوٹہے پر اوترتا ہے
اور صورت امرد پر ہوتا ہے اور پائونمین مروارید کی نعلین ہوتی ہین اور
گدہے پر سوار ہوتا ہے اور کوٹہے پر مسجد ونکے گہاس رکہتے ہین اور جمعہ کے

رات کو اوس گہاس میں چوڑ الدیتے ہین تاکہ خدا کا گدہا اون جوؤن کو کہا وے
مترجم کہتا ہے کہ امام احمد حنبل کا اس امر پر قائل ہونا کہ خدا تعالے جسم ہے
بشکل امرد مشہور خلائق ہے اور جمیع کتب مین مسطور ہے۔ ابن تمیہ حنبلی نے تو
غضب کیا ہی کہ خدا کے واسطے عجب عجب چیزین مقرر کی ہین۔ اشرف الوسائل ابن
حجر مکی و شرح عقائد عضدی جلال الدین دوانی مین سب لکہا ہوا ہے اور
کچہہ یہہ ہی نہین کہ بیچارہ امام احمد حنبل اور اوسکے تابعین ہی خدا کے تجسیم اور
تشبیہ کے قایل ہون بلکہ بڑے بڑے عالم اور ائمہ سلف خدا کے مجسم ہونیکے
قائل ہو چکے ہین۔ ابن تمیہ منہاج مین لکہتا ہے کہ اشعری نے مقالات
مین لکہا ہے کہ داؤد جوازی اور مقاتل بن سلیمان کہتے ہین کہ خدا تعالے جسم ہے
اور اوسکے جثہ ہے اعضا ہین آدمی کیسے صورت ہے اوسکے گوشت ہے
خون ہے بال ہین ہڈی ہے سارے جوارح اور اعضا ہین مثل ہاتہہ پیر زبان
سر آنکہوں کے تفصیل مجمہ استقصا جلد اول مین دیکہو یہہ تو معلوم ہی ہے
کہ حنبلی لوگ قائل ہین کہ خدا کی صورت ایک بے ریشہ لڑکے کی سی ہے اور شب جمعہ کو
مسجدونکی چہت پر آتا ہے مگر مولانا حسن بن عبد الرزاق رحمۃ اللہ علیہ شمع
الیقین مین کیفیت حنابلہ کے درمیان عجب حکایت بیان فرماتے ہین جسکا
خلاصہ یہہ ہے کہ ایک شخص حنبلی سپلے سر کا عابد زاہد ایک رات کو جامع مسجد کے
چہت پر خدا کے دیکہنے کا منتظر کہڑا تہا۔ اتنے ہی مین اتفاقیہ ایک بیچارہ نوجوان
لڑکا خوش رو خوش مو وہان کو چلا آیا پہر بہلا حنبلے آپی مین کب تہے کچہہ بہی شک نکیا
اور جان لیا کہ بس یہہ تو خدا ہی ہے اب کبہی اوسکے پیر دن پر گرتا ہے اور کبہی
ہاتہہ جوڑتا ہے پیر چومتا ہے اور کبہی روتا ہے گڑگڑاتا ہے اور کہتا ہے ای میرے

سردار میرے مولا میرے خالق میرے آقا مجھہ پر رحم کر اور مجھے مت ستا بیچارہ
لڑکا حیران ہوگیا اور دلمین کہنے لگا کہ یا الٰہی یہہ کیا آفت ہے اور اوسنے گمان کیا
کہ اور تو کوئی سبب نظر نہین آتا شاید یہہ شخص مجھہ سے فعل بد کرنا چاہتا ہے اور
یہہ سوچ کے چلا پڑا اور فریاد کرنے لگا اتنے مین لوگ بہی اکٹھے ہوگئے اور
اون عابد صاحب کے خوب گندی کرکے حاکم کے پاس لیگئے جب حنبلی صاحبون کو
اسکی خبر ہوئی دوڑے ہوئے حاکم کے پاس آے اور قسم کہا کر کہا کہ یہہ شخص
بڑا عابد و زاہد ہے اسنے اس شخص کو خدا سمجہا تہا جب تو اسنے اسقدر تضرع
وزاری کی تہی جب حاکم نے عہد و پیمان اونکا دیکہا حضرت عابد کو چہوڑ دیا پہر
اوس مالکی نے کہا کہ احمد حنبل کہتا ہے کہ سور کی کہال دباغت سے پاک ہو جاتی ہے
اور اوسپر نماز پڑہ سکتے ہین اور جو شخص کہ یہہ حال و مقال رکہے اوسپر کیونکر عمل
ہوسکتا ہے پس یوحنا نے کہا کہ چارون مذہب کے علما مین نزع ہوا اور قیل
وقال بلند ہوئی اور ایک دوسرے کی ہجو و تہجین کرنے لگا جب مینے اس کو مشاہدہ کیا
تو کہا کہ اے عزیزو واللہ تمہاری باتین دین اسلام مین شک ڈلواتی ہین
کیونکہ بڑی رسوائی کی بات ہے کہ دین حضرت محمد رسول کا ایسا ایسا ہووے ہان
اب تمسے ایک مطلب رکہتا ہون اور تمکو خدائے عز و جل کی قسم دیتا ہون کہ کوئی
مذہب اور بہی سواے ان چارون کے مسلمانون کا ہے علما نے کہا کہ ہان ایک
مذہب رافضیون کا ہے اور وہ بہت قلیل ہے کثرت و غلبہ مین قایم نہین ہوتے
اور ضعیف و باطل ہین پس یوحنا نے کہا کہ اونکی قلت اونکے بطلان کی
دلیل نہین ہوسکتی اور تمہاری کثرت تمہاری حقیت کی دلیل نہین ہے کیونکہ
کہا [illegible] بہت [illegible] قلیل

من عبادی الشکور۔ وقلیل ممن نجینا منہم اور یہہ بہی تمہارے قرآن میں دیکہا ہے
کہ مذمت کثیر کی واقع ہوئی ہے کہ ان تطع اکثر من فی الارض یضلوک عن سبیل اللہ
وماکان اکثرہم مؤمنین ولا تجد اکثرہم شاکرین فئۃ قلیلۃ غلبت فئۃ کثیرۃ باذن اللہ
اور مثل اسکے قرآن میں بہت ہیں پس اونکے قلت اونکے بطلان کی دلیل نہیں ہوسکتے
اور تمہاری کثرت تمہاری حقیت کی دلیل نہو گی بانہمہ تمسے مجکو یہہ توقع ہے
کہ کسیکو اونمیں سے یہاں حاضر کرو تاکہ میں سنون کہ وہ کیا کہتے ہین علمانے کہا کہ اونکے
کیا طاقت ہے جو اپنے اپکو ظاہر کرین یا مجلس میں بیٹہین او بحث کرین کیونکہ ہم مطلق
حکم کرتے ہین کہ وہ واجب القتل ہین پس یوحنا نے کہا کہ تم کیون اونکو واجب
القتل جانتے ہو کیا وہ یگانگی خدا کا اقرار نہین کرتے اونہون نے کہا ہان کرتے ہین
یوحنا نے کہا کہ کیا وہ قرآن اور نماز اور حج اور زکوۃ اور جہاد کا اقرار نہین کرتے
کہا ہان کرتے ہین پس یوحنا نے کہا کہ کیا صراط اور حساب و میزان اور حشر
اور سوال پر ایمان نہین لاتے علمانے کہا کہ ہان ایمان لاتے ہین پہر یوحنا نے
پوچہا کہ کیا وہ خمر اور زنا اور لواطہ او فسق کو مباح جانتے ہین کہا کہ نہین بیشک
حرام کہتے ہین پس یوحنا نے کہا کہ یہہ عجب حالت ہے کہ ایک گروہ جو کہ خدا کو
واحد جانتا ہے اور حضرت پیغمبر کو پہچانتا ہے اور قیامت او حشر ونشر او صراط
ومیزان و بہشت اور دوزخ اور ساری ضروریات دین کو جنکی کہ پیغمبرون نے
خبردی ہے اقرار رکہتا ہے اور شراب و زنا او فسق او سود اور خون ناحق اور
مال ناحق کو حرام جانتا ہے اور اوس سے پرہیز کرتا ہے اوسکو تم واجب القتل جانتے ہو
یہہ تمہاری مسلمانی سے دور ہے اور انصاف سی باہر ہے پس علمانے
کہا کہ وہ بد اعتقاد ہین اور کہتے ہین کہ بندہ کو طاعت او معصیت میں اختیار ہے

اور کہتے ہین کہ حضرت خداوند تعالے ظلم و شرک کفر نہین چاہتا اور یہہ اوسکے ارادہ سے
واقع نہین ہوتا اور ہر بدی کہ ہوتی ہے بندہ سے نہ خدا سے یوحنا نے کہا کہ واللہ
یہہ اعتقاد مجکو خوب معلوم ہوتا ہے اور ایسا ہی چاہئے کیونکہ اگر خدا بدی
چاہتا کیون شیطان سے اعوذ باللہ کہنی چاہئے بلکہ خدا سے اعوذ کہنا لازم ہے
دوسری یہہ کہ اگر خدا کفر و فسق و ظلم و معصیت کو لوگون سے چاہے تو کیون
قیامت مین عذاب ظالم اور کافر اور فاسق پر کرے کیونکہ اوسنے چاہا اور اسنے کیا
علاوہ اسکے لازم آتا ہے کہ خدا ہی سنے چاہا ہو کہ شیطان لوگون کو گمراہ کرے
اور فریب دیوے پس شیطان نے خدا کے چاہنے سے کیا جو کچھ کیا بلکہ خدا نے
شیطان کو گمراہ کیا اور خدا نے کافرون کو کافر بنایا اور سب عاصیون و فاسقون نے
خدا کے ارادہ پر عمل کیا پس خدا کو اونکے اوپر کوئی حجت نہو گی اور تم ہی سوچو
کہ کون عاقل اسکو روا رکھیگا کہ پروردگار حکیم اور علیم اور غنی ہووے اور بندہ کو
پیدا کرے اور اسکو کچھہ اختیار نہ دیوے اوسکے کامون مین - اور چاہے کہ بندہ
کافر ہو جاوے اور بندہ دفع کفر مین آپ سے قادر نہووے اور جبکہ بے اختیار
اپنے کافر ہووے تو خدائے تعالے اوسکے تئین دوزخ مین بھیجے اور طرح
طرح کے عذاب سے اوسپر عقاب کرے سبحان اللہ اگر کوئی اس کام کو کسی مخلوق سے
نسبت کرے تو بھی مستحق ملامت اور مذمت کا ہوتا ہے پس کیونکر اسکو خدائی
علیم و حکیم کے ساتھہ نسبت کرسکین یہہ کام مثل اسکے ہے کہ کوئی کسیکے ہاتھہ
پاؤن باندھکر پانی مین ڈالدے اور جبکہ کپڑے اوسکے تر ہووین تو عذاب کرے
کہ تو نے کیون اپنے کپڑونکو پانی مین تر کیا - اور دوسری کب روا ہووے
کہ خدائے تعالے بندونکو ایمان سے پھیرے اور کہے کہ انی تصرفون اور کیونکر

روا ہووے کہ اونکو حق کے چھپانے کو ساتھہ باطل کے مواخذہ کرے اور اونسے
کہے کہ لِمَ تَلْبِسُوْنَ الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ اور کیونکر روا ہو کہ اونکو ایمان سے منع کرے
حالانکہ کلام مجید مین فرماتا ہے کہ مَاذَا عَلَیْهِمْ لَوْ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ اور کب
جائز ہووے کہ اونکو راہ سے پہیرے اور اونسے کہے کہ فَاَیْنَ تَذْهَبُوْنَ اور کب
روا ہووے کہ اونکو بے اختیار دین خدا سے باز رکہے اور کہے کہ فَمَا لَهُمْ عَنِ اَنْ
یُذَکِّرَهٗ مُعْرِضِیْنَ اور خود خدا تعالے نے قرآن مجید مین بہت سے آیتین نازل کین ہین
کہ جنسے صریح معلوم ہوتا ہے کہ بندہ کو اختیار طاعت او معصیت مین دیا ہے
او منجملہ ہیہ ہے کہ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ وَمَنْ اَسَاءَ فَعَلَیْهَا یعنی جسنے عمل نیک کیا
پس وہ اوسکے نفس کے واسطے ہے اور جسنے بد کیا وہ بہی اوسی کے اوپر ہے اور دوسرے
خدانے اون لوگونکے سرزنش کی ہے جنہوں نے کہا کہ اگر خدا نہ چاہتا کہ مشرک ہوین
تو ہم مشرک نہوتے اور شرک ہمارا چاہا ہوا خدا کا ہے جیسا کہ فرمایا کہ سَیَقُوْلُ
الَّذِیْنَ اَشْرَکُوْا لَوْ شَاءَ اللّٰهُ مَا اَشْرَکْنَا وَلَا اٰبَاؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا مِنْ شَیْءٍ یعنی نزدیک
ہووے کہ کہین وہ لوگ جو شرک کرتے ہین کہ اگر خدا چاہتا تو ہم شرک نہ کرتے اور
نہ ہمارے باپ اور کوئی چیز حرام نہ کرتے کَذٰلِکَ کَذَّبَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ حَتّٰی ذَاقُوْا
بَاْسَنَا قُلْ هَلْ عِنْدَکُمْ مِّنْ عِلْمٍ فَتُخْرِجُوْهُ لَنَا اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ اَنْتُمْ اِلَّا
تَخْرُصُوْنَ یعنی جس طرح سے کہ تکذیب کی ہے اون لوگون نے کہ تمسے پہلے تہے
یہانتک کہ چکہا عذاب کو پس کہہ تو اے محمد آیا آگے تمہارے کوئی علم ساتھہ
اس سخن کے ہے پس اسکو باہر کرو اور آشکارا کرو ہمارے واسطے اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا
الظَّنَّ یعنے نہین ہے مگر یہہ کہ تم جہوٹ کہتے ہو اور جب کہ خدا تعالے ایسا فرماتا ہے
تو ہمکو یقینی معلوم ہوا کہ اوسنے شرک نہ چاہا پس رافضیون کو کیونکر واجب القتل

جانتے ہو علما نے کہا کہ اونکو واجب القتل اس سبب سے جانتے ہین کہ کہتے ہین کہ رسول
اللہ نے علی بن ابیطالب کو خلیفہ کیا اور رفضی علی کو خلیفہ اور قائم مقام پیغمبر کا جانتے
ہین اور ابوبکر کو خلیفہ نہین جانتے ہین یوحنا نے کہا کہ دربارۂ امام فخر رازی
وصاحب تفسیر معالم التنزیل کے کیا کہتے ہو علما نے کہا کہ وہ ہمارے بڑے عالمون
مین سے ہین اور یہی مذہب ہمارا ہے یوحنا نے کہا کہ اونکی روایت قبول
کرتے ہو علما نے کہا کہ کیون نہین یوحنا نے کہا کہ تفسیر مین آیہ اَنذِرْ
عَشِیرَتَکَ الاَقْرَبِینَ کے معالم التنزیل مین لکہا ہے کہ رسول نے یوم الدار
مین جب کہ بنی عبد المطلب کے دعوت کی تو اون سے کہا قَدْ جِئْتُکُمْ بِخَیْرِ الدُّنْیَا وَالآخِرَۃِ
فَاَیُّکُمْ یُوَازِرُنِیْ عَلَیْہِ یعنی اے فرزندان عبد المطلب مین تمہارے پاس اسواسطے
آیا ہون کہ دنیا و آخرت کی بہتری ہو پس کون ہے تم مین سے کہ مجکو اس کام مین
مدد دیوے اور میرا وزیر اور خلیفہ ہووے بعد میرے پس علی نے کہا کہ اے
رسول اللہ مین ہون فرمایا کہ اَنْتَ اَخِیْ وَوَصِیِّیْ وَخَلِیْفَتِیْ مِنْ بَعْدِیْ یعنی ای علی
تو بعد میرے وزیر اور وصی اور خلیفہ میرا ہے یوحنا نے کہا کہ جب تمہارا
عالم جو مرجع تمام علما کا ہے ایسی روایت بیان کرے پہر تم کیون کہتے ہو کہ رافضی
واجب القتل ہین اور یہی احمد حنبل کہ ایک آئمہ اربعہ سے ہے مسند مین روایت
کرتا ہے کہ سلمان فارسی نے رسول اللہ سے پوچہا کہ یا رسول اللہ وصی تیرا کون ہے
پس رسول اللہ نے فرمایا کہ یا سلمان وصی میرے بہائی موسی کا کون تہا سلمان نے
کہا کہ یوشع بن نون پس رسول اللہ نے فرمایا کہ وصی میرا اور وارث میرا کہ بعد میرے
دین کو میرے نگاہ رکہیگا اور میرے وعدون کو امت تک پونہچا دیگا علی بن
ابیطالب ہے اور دوسرے یوحنا نے کہا کہ میننے تمہاری کتابون مین بہت دیکہا ہے

کہ حدیث غدیر خم کی منقول ہے اون سب مین سے ایک مسند احمد حنبل ہے سے
پس یہ افضلی اس قول سے واجب القتل نہین ہو سکتے مبتدع ہے کہتا ہے کہ جناب امیر
علیہ السلام کی وصایت اور افضلیت مین کسیطرح شک نہین ہو سکتا وہ جناب رسول خلوقات
اور کائنات سے افضل ہین کنوز الحقائق مین لکہا ہے کہ علی خیر البشر ہین ورجو اسمین
شک کرے وہ کافر ہوگیا روایت کیا ابو یعلی نے اوسکو ۔ اور یہی اوسمین ہے کہ علی خیر البشر ہین
جو انکار کرے وہ کافر ہوگیا روایت کیا اسکو خطیب نے ۔ اور مودۃ القربی مین عطا سے
مروی ہے کہ عائشہ نے دربارۂ جناب امیر علیہ السلام رسالتمآب سے استفسار کیا
ارشاد فرمایا کہ یہہ خیر البشر ہین نہ شک کریگا اسمین مگر کافر اور یہی اسمین جناب امیر
علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول خدا نے اون سے فرمایا کہ تو خیر البشر ہے
نہ شک کریگا مگر کافر اور حذیفہ سے بہی یہی ہے کہ انہون نے کہا کہ علی خیر البشر ہین
جسنے انکار کیا وہ کافر ہوا اور اوسمین جابر سے ہے کہا کہ رسول خدا نے علی کو خیر البشر
فرمایا اور بیان کیا کہ جو اسمین شک کرے وہ کافر ہے اور کنز العمال مین بہی مسطور ہے
کہ جو علی کو سب سے بہتر نہ کہے وہ کافر ہے اور یہی سید علی ہمدانی نے جو باعتراف فاضل
رشید کے علمائے اہلسنت سے ہے اور شاہ ولی اللہ کے مشائخ مین سے ہے اور
اعلام الاخیار کفوی اور نفحات جامی وغیرہ سے اوسکے جلائل فضائل ظاہر ہین
اپنی کتاب مودۃ القربی مین جو اہلسنت کے مایۂ فخر و مباہات ہے لکہا ہے کہ سلمان
فارسی نے کہا کہ واللہ اگر مین چاہون تو تمکو افضل امت اور اوس شخص سے
جو ان دونون شخصون ابوبکر اور عمر سے افضل ہے خبر دون پس اون سے کہا گیا
کہ اے ابو عبداللہ تو نے کیا کہا تہا کہ مین رسول خدا کے پاس درانحالیکہ وہ
مرض الموت مین تہے گیا پس مینے کہا کہ اے رسول اللہ آپنے کیا وصیت کی ہے

فرمایا اے سلمان کیا تو چاہتا ہے اوصیا کو میننے کہا کہ اللہ اور رسول اعلم ہین فرمایا
کہ آدم کا وصی شیث ہے اور وہی اوسکی اولاد مین جسکو اونہنے چھوڑا افضل تہا
اور نوح کا وصی سام تہا اور اوسکے بعد مین سب سے افضل تہا اور موسی کا یوشع وصی تہا
اور اوسکے بعد سب سے افضل تہا اور سلیمان کا وصی آصف بن برخیا تہا اور بعد اوسکے
سب سے افضل تہا اور عیسی کا وصی شمعون بن فرخیا تہا اور سب سے افضل تہا اور میننے
علے کے لئے وصیت کی ہے اور وہ اون سب سے افضل ہے جو میرے بعد مین ہیکتاب
عبقات الانوار حدیث غدیر کے توثیق مین بیمثیل تصنیف ہوئی ہے من شاء فلیرجع
الیہا یوحنا کی تقریر سنکر علمانے کہا کہ اس روایت کی ہم تاویل کرتے ہین
کیونکہ خلافت ابی بکر پر اجماع منعقد ہوگیا ہے یوحنا نے کہا کہ رافضی تمہارے
اجماع کو منعقد اور مسلم نہین رکھتے ہین بلکہ کہتے ہین کہ بیعت ابوبکر کی پہلے سے
کسیکے اختیار مین نہ تہی کیونکہ خود عمر نے برسر منبر کہا کہ انما کانت بیعۃ ابی بکر
فلتۃ وقی اللہ شرہا فمن عاد الی مثلہا فاقتلوہ یعنے بیعت ابوبکر کی ایک چیز
ناگہانی تہی خدانے شر اوسکا دفع کیا پس جو کوئی اب دوسری بار ایسا کرے اوسکو قتل کرو
مترجم کہتا ہے کہ یہہ روایت صحیح بخاری مین جو اصح الکتب بعد کتاب باری
ہے مسطور ہے اور جبکہ خود خلیفہ ثانی عالم علوم ربّانی ایسا فرماوین اور اونکا کہنا ماننا
موجب اوس حدیث کے واجب ہو جسمین ہے کہ وحی موافق رائے عمر نازل ہوتی تہے
تو خلافت جناب ابوبکر عجب اشکال مین پڑتی ہے اور جب خلیفہ اول مین ہی کلام ہے
تو دوسرے تیسرے کا کیا ذکر پھر یوحنا نے کہا کہ یہہ دلیل ہے اس امر پر کہ خلافت
ابی بکر کے بی بنیاد تہی اور جب کہ ایسا امامت ابوبکر مین ہوا تو دوسرے کی خلافت
پایہ اثبات پر نہ پونہچے گی اور وہ روایت کہ صحیح بخاری مین مروی ہے

بچند طریق کہ فاطمہؑ بنت رسول اللہ نے ابی بکر سے میراث طلب کی اور ابوبکر نے اوسکو
ندی اور اسی سبب سے فاطمہؑ غضبناک ہوگئیں اور بعد اوسکے کلام اوس سے نکیا یہانتک کہ
دنیا سے گئیں اور وصیت کی کہ امیر المومنینؑ اوسکو رات کو دفن کریں یہہ تمہارے نزدیک
ثابت ہی یا نہیں علما نے کہا کہ ہاں البتہ صحیح ہے مترجم کہتا ہے کہ کیونکر انکار کرتے
حالانکہ ہمارے سب کتابون مین یہہ حدیث مذکور ہے جامع الاصول مین صحیح مسلم اور سنن
ابی داؤد سے روایت کی ہے کہ فغضبت فاطمۃ فہجرتہ فلم تزل بذالک حتی توفیت
یعنی فاطمہؑ ابوبکر پر غضبناک ہوئین اور کبھی اوس سے ملاقات نہ کی یہانتک کہ وفات
فرمائی اور صحیح مسلم مین لکھا ہے کہ فلما توفیت دفنہا زوجہا علی بن ابیطالب لیلاً
ولم یوذن بہا ابابکر وصلی علیہا علیؑ یعنے جبکہ حضرت فاطمہؑ نے انتقال فرمایا تو انکو
جناب امیرؑ نے رات کو دفن کیا اور ابو بکر کو اسکی اطلاع ندی اور جناب امیرؑ نے نماز پڑھی
ابوبکر نے جوہری سے روایت کی ہے کہ حضرت فاطمہؑ نے ابوبکر سے فرمایا کہ قسم ہے
خدا کی مین تجھسے کبھی کلام نکرونگی ابوبکر نے کہا کہ مین تمسے کبھی مہاجرت نکرونگا حضرت نے
کہا کہ مین تیرے لئی بددعا کرونگی ابوبکر نے کہا کہ مین آپکے حق مین دعا کرونگا۔ پس
جبکہ وقت رحلت حضرت فاطمہؑ قریب ہوا تو اونہون نے وصیت فرمائی کہ ابوبکر
جنازہ پر نماز نہ پڑھے پس شب کو دفن ہوئین اور اونپر نماز عباس بن عبد المطلب نے
پڑھی اور وفات پیغمبر سے رحلت فاطمہؑ تک بہتر شب کا فاصلہ ہوا ابن قتیبہ نے
کتاب الامامۃ والسیاسۃ مین روایت کی ہے کہ عمر نے ابوبکر سے کہا کہ چلو فاطمہؑ کے
پاس ہو آوین تحقیق کہ ہمنے اوسکو غضبناک کیا ہے پس وہ دونو گئے اور حضرت فاطمہؑ سے
اجازت طلب کی لیکن حضرتؑ نے اجازت ندی ناچار دونو علی بن ابیطالب علیہ
السلام کے پاس آئے اور اس بارہ مین گفتگو کی یہانتک کہ فاطمہؑ انکی جلیس

پس وہ حضرت اونکو اپنے ساتھہ جناب فاطمہؑ کے پاس لے گئے اور جبکہ وہ دونون کے
پاس بیٹھے تو حضرتؑ نے اپنے منہ کو پھیر لیا اور دیوار کے جانب کر لیا پس وہ دونون نے
فاطمہؑ کو سلام کیا حضرتؑ نے جواب سلام نہ دیا پس ابو بکر نے کہا کہ اے حبیبۂ رسول خدا
قسم بخدا کہ قرابت رسول خدا میرے نزدیک نہایت دوست ہے اس سے کہ اپنے قریبون
اور اولاد کے ساتھہ صلۂ رحم اور نیکی کرون اور تمکو اپنے بیٹی عائشہ سے زیادہ
پیارا سمجھتا ہون اور میرے نزدیک یہہ امر بہت اچھا ہوتا جو مین اوس روز مر جاتا
جس روز کہ آپکے والد نے انتقال کیا۔ مین آپ نہوتا تو اچھا تھا۔ تمکو معلوم ہے
کہ باوجود اس امر کے کہ مین تمکو پہچانتا ہون اور تمہارے فضل و شرف کو جانتا ہون
پھر تمکو تمہارے حق سے منع کرون اور میراث رسول خدا سے محروم کرون لیکن
رسول خدا سے مینے سنا ہے کہ کہتے تھے انا لا نورث ما ترکنا ہ صدقۃ یعنی ہم میراث
نہین دیتے جو کچھہ چھوڑ جاتے ہین وہ صدقہ ہے پس فاطمہؑ نے کہا کہ اگر مین تمسے ایک حدیث
رسول خدا کی کہون تو تم اوسکے اعتراف کروگے اور اوسکو سمجھوگے یا نہ وہ دونو نے کہا
کہ ضرور پس فرمایا کہ قسم دیتی ہون مین تمکو خدا کی کیا تمنے رسالتمآب سے نہین سنا ہے
کہ خوشنودی فاطمہؑ کی خوشنودی میری ہے اور ناخوشی اوسکی ناخوشی میری ہے
اور جو کہ دوست رکھے فاطمہؑ کو اوسنے مجکو دوست رکھا اور جو کہ خوشنود کرے
فاطمہؑ کو اوسنے مجھے خوشنود کیا اور جو ناخوش کرے فاطمہؑ کو اوسنے مجھے ناخوش کیا
ابو بکر اور عمر نے کہا کہ ہان ہمنے یہہ حدیث رسول خدا سے سنی ہے فاطمہؑ نے
فرمایا کہ تحقیق مین خدا اور ملائکہ کو گواہ دیتی ہون اس امر پر کہ تم دونون نے
مجکو ناخوش کیا اور جب مین حضرت رسول خدا سے ملاقات کرونگی تو البتہ
تمہاری شکایت اون سے کرون گی پس ابو بکر نے اپنی آواز کو بگریہ بلند کیا

اور قریب تہا کہ روح اوسکی بدن سے باہر جاوے اور فاطمہ یہی کہتی تہین کہ البتہ
نفرین کرونگی و نگا خدا تعالی مین ہر نماز کے ساتہہ ملخص ترجمہ تمام ہوا مسلم بہی
ابوبکر جوہری نے داؤد بن مبارک سے روایت کی ہے کہ ہم عبد اللہ حسنی کے پاس وقت
مراجعت کی حج سے آئے پس لوگ اوس سے مسائل دریافت کرتے تہے اور مین بہی سب
سائلو مین سے تہا مینے اوس سے حال شیخین کا پوچہا فرمایا کہ او گون نے میرے جد عبد اللہ
بن الحسن سے بہی یہی سوال کیا تہا سو اونہون نے جواب مین کہا کہ مادر ہماری
صدیقہ بیٹی پیغمبر مرسل کی تہین اور وہ غضبناک ہو کر ایک شخص سے دنیا سے رحلت
فرما گئین پس ہم بہی اونکے غضب سے غضبناک ہین اگر وہ راضی ہو وین ہم بہی راضی
ہین پہر یوحنا نے کہا کہ مینے تمہاری اکثر کتب احادیث مین دیکہا ہی کہ رسول اللہ
نے فرمایا کہ فاطمہ میری کلیجہ کا ٹکڑا ہے جو کوئی اوسکو رنج دیوے اوسنے مجہے
رنجیدہ کیا کہا ہان صحیح بخاری اور مسلم مین ایسا ہی ہے اور اس سے زیادہ بہی ہے
مترجم کہتا ہے کہ بخاری مین یہہ روایت ہے کہ رسالت مآب نے
حضرت سیدہ کے حق مین فرمایا فاطمة بضعة منی فمن اغضبها فقد اغضبنی یعنی
فاطمہ میری پارہ جگر ہے جو شخص کہ اوسکو غضبناک کرے پس تحقیق کہ اوسنے
مجہے غضبناک کیا اور صحیح مسلم مین یون لکہا ہے کہ فاطمة بضعة منی
یوذینی ما اذاها فاطمہ میری پارہ جگر ہے ایذا دی مجکو جسنے کہ اذیت پونہچائی
اوسکو صواعق ابن حجر مین منقول ہے کہ حضرت نے فرمایا اے فاطمہ خدائے تعالے
تیرے غضب سے غضبناک ہوتا ہے اور تیری رضا سے خوشنود ہوتا ہے اور کتاب
مدارج مین ہے کہ فاطمہ کے غضب سے اللہ غضبناک ہوتا ہے اور اوسکی رضا سے
راضی ہوتا ہے پہر یوحنا نے کہا کہ اے عزیزو تمکو رافضی کہہ سکتے ہین

اس حدیث سے کہ ابوبکر نے فاطمہ کو آزار دیا پس آزار دیا رسول ؐ کو اور حالانکہ قرآن مین
رسول کے موذی پر لعنت ہے مبتہم عرض کرتا ہے کہ واقعی ان روایتون سے
ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت فاطمہ یقینا خلیفہ اول پر غضبناک ہوئین اور انکا غضب
تا حین حیات دائم رہا یہانتک کہ رسول خدا سے شکایت کرنیکا وعدہ فرمایا
اس سے زیادہ کیا صراحت ہوگی خلیفہ اول ضرور اس جرم مین ملزم ہوسکتے ہین اور
علماء اہلسنت نے بھی لکھا ہے کہ یہ معاملہ بہت مشکل ہے چنانچہ عبدالحق دہلوی نے
مشکل تحقیون سے اسکو گنا ہے تفصیل مین خوف تطویل ہے خلاصہ یہ ہے کہ جب
علماء نے یہ سنا تو پھر کے دیکھی اور چاہا کہ اسبات کو تحقیق [illegible] ہین لیکن
نہو سکا اور اضطراب بہت کیا اور اپنی بات کو دوسری بات کیطرف کھینچ
اور کہا کہ رفضی ان باتون کی بہت بکتے ہین [illegible] کہتے ہین کہ وہ علماء
جو پہلے گذرے ہین اونہون سے ابوبکر و عمر [illegible] کی خلافت ظاہر ہے اور [illegible]
صحت خلافت مین ایک دوسرے کی متابعت کی [illegible] پیروی اونکی کرتے ہین
کیونکہ وہ اصحاب رسول خدا تھے اور [illegible] جہاد کئے اگر خدا کو
معلوم ہوتا کہ اون [illegible] تو رسول خدا [illegible] اور [illegible]
و [illegible] ہوکر [illegible] اور جب ایسا نہوا تو معلوم ہوا [illegible] شبہ [illegible]
کہ صحابہ رسول سب ناجی و رستگار ہین [illegible] سے کہا کہ یہ خوب
فرمایا تھے لیکن کیا یہ نہین ہوسکتا کہ حالت حیات رسول مین نیک ہی ہون
اور بعد وفات رسول اوسی پہلی حالت پر عود کیا ہو کیونکہ صحیح بخاری
و صحیح مسلم و بخاری مین دیکھا ہے کہ [illegible] نے حدیث فرمائی کہ روز قیامت
کو مین حوض کوثر پر ہونگا اور ایک گروہ میرے اصحاب کا آوے گا [illegible]

پانی دون اسیوقت فرشتی انکو صاحب شمال کیطرف بہجا ئینگے مین اونکے لئے فریاد کرونگا کہ پروردگار ایہہ میرے یار ہین پس خطاب جناب بار بار یکا پونچیگا کہ اے محمد تجکو معلوم نہین ہے کہ انہون نے بعد تیرے کیا کیا کیا جس روز کہ تونے وفات پای اوسی روز دین سے پہرگئے پس اون سب کو آگ مین پہینکے مترجم کہتا ہے کہ مضمون اس حدیث کا بتفاوت لیسیر اکثر صحاح اہلسنت مین مسطور ہے چنانچہ حمیدی نے بہی جمع بین الصحیحین مین اس حدیث کو مسند عبد اللہ بن عباس سے لکہا ہے اور ساتہوین حدیث اور دو سو تریسٹہہ مین اسکو ذکر کیا ہے لکہتا ہے کہ یہہ حدیث اونمین سے ہے جسپر کہ اتفاق ہوگیا ہے پہر یوحنا نے سوال کیا کہ اب مین تمسے پوچہتا ہون فرمائے کہ صحابہ کون ہین جب شیخ نے یہہ کہا تو سب متفکر ہوئے اور آپس مین کہا کہ واللہ حق ظاہر ہے کہ رافضیہ اونکے ہی جانب ہے لیکن ہم نہین جانتے ہین کہ یہہ کیا بات ہے جو علما ہمارے اونکے مذہب کی بطلان پر اور اونکی لعن و طعن پر سب شہرونمین متفق ہوگئے پس یوحنا نے کہا کہ مینے جانا جب جبسے تمہارے علما نے اونکے مذہب کی طعن پر اجماع کیا ہے اور اونکو واجب القتل جانا ہے علما نے کہا کہ اے یوحنا اگر اسکی دلیل کو تو بیان کرے تو ہم اور تو اونکے ہی دین و ملت کو اختیار کرینگے یوحنا نے کہا کہ اسمعرفہ واسطا اسمین کچہہ شک نہین ہے جو رافضے کہتے ہین کہ خلافت بیعت سے درست نہین بلکہ خلافت کا صحیح ہونا نص حضرت رسول خدا سے ہے اور چاہئے کہ خلافت علی الدوام رہے جیسے کہ ہوئے ہین خلفائے بنی عباس سے جن مین سو سال خلافت اور ممالک اسلام اونکے ہاتہہ مین رہی اور کسی کے واسطے رسول اللہ نے نص کی تہی اور ایک بہی وقت سے

معصوم نہ تہا پس اگر مذہب کو رافضیون کے صحیح رکہتے تو جناب سجاد و باقر [illegible]
تو لازم تہا کہ آپکو خلافت سے معزول کرتے اور فرزندان امیر المومنین علیہ کو سونپتے اور
یہہ بات اونپر مشکل نہتی بلکہ بجائے اسکے کہ سیدون کو خلافت دیوین ایک نے
خلافت کے لئے اپنے باپ کو مار ڈالا اور روم سے اپنی بیعت کی دعوت کے
اوسی دستور سے کہ جیسے علی ابن ابیطالب علیہ السلام سے اور علما اور قاضیون
اور واعظون اور مفتیون نے حب منصب و جاہ دنیا سے ان روایتون کو نا شنیدہ کرکے
دلیل اور حجت صحت خلافت ابوبکر پر قائم کی اور عوام الناس کو اونکے دہوکہ دیکر اور غیر
اور اونکی بیعت کا مائل کیا اور سید جیسے اونکے فرزندون نے اپنی باپونکی متابعت
کی اور یون ہی چلتا رہا ورنہ حق ظاہر ہے اور خود اپنی کتابون مین آپنے لکہا ہے او
کچہہ شک نہین ہے کہ عاقل پر واجب ہے کہ اپنے دین مین جستجو کرے اور تقلید دو
نہ کرے کیونکہ خداتعالی نے تمہارے قرآن مین اور سب انبیا نے اپنی کتابون مین
تقلید کی مذمت کی ہے اور خبر دی ہے کہ جو گمراہ ہوا بسبب تقلید کے ہوا پس
تم سوچو کہ حق کون ہے اور اسکو بتاؤ جب یوحنا نے یہہ کلام کیا تو علما نے کہا
کہ اے یوحنا تو ہم سے ہدایت کے لئے آیا تہا لیکن فی الحقیقت تو نے ہمکو
راہ حق دکہلائی اور یقیناً وہی حق ہے جسکو تو کہتا ہے او خدا ہمارا گواہ ہے کہ ہم اس سے
عدول نکرینگے۔ والسلام علی من اتبع الہدی فقط

اشتہار

یہہ رسالہ خاص واسطے مومنین شیعہ اثنا عشریہ کے
چہپا ہے اہلسنت و جماعت وغیرہ نہ خریدین اور نہ دیکہین فقط

التماس چونکہ حق تصنیف رسالہ ہذا کا جناب مصنف صاحب نے راقم کو عنایت فرمایا ہے لہذا کوئی صاحب بقصد چھاپنے یا چھپوانیکا نہ کریں
اطلاعاً عرض کیا فقط ملتمس سید عابد علی مہتمم و مالک مطبع